رُباعیات

از

(جناب شارق میرٹھی ایم۔ اے)

ٹکر

ہنس ہنس کے شراب درد بینے پی ہے — افلاس میں بادشاہی میں نے کی ہے
اے گردشِ روزگار مجھ کو دیکھ! — میں نے دو جہاں سے ٹکر لی ہے

مسکرانا ہے ابھی

ہر چوٹ پہ دل کی گنگنانا ہے ابھی — ہر سازِ ستم پہ گیت گانا ہے ابھی
مغموم نظر نہ ہو کہ سمجھ کو شارق — ہر زخمِ جگر پہ مسکرانا ہے ابھی

بے رُخی

غنچے بھی چمن میں مسکراتے ہی رہے — پودے بھی خوشی سے لہلہاتے ہی رہے
پھولوں کی فسردگی پہ ڈالی نہ نگاہ — مرغانِ بہار گیت گاتے ہی رہے

کوئی نہیں

موتی مرے آنسوؤں کے چننے والا — افسانۂ غم پہ سر کو دھننے والا
ہو کوئی، تو دل کا حال آکر سن لے — کیا ہے کوئی دل کا حال سننے والا؟